بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں سائل کی قربانی صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اس کے وکیل نے اس کی قربانی پاکستان میں ایسے وقت میں کی جب امریکا میں پہلے دن کی قربانی کا وقت شروع نہیں ہوا تھا، کیونکہ وہاں اس وقت رات تھی اور رات سے اگرچہ ایامِ قربانی کا آغاز ہو جاتا ہے مگر قربانی کے جائز ہونے کا وقت شروع نہیں ہوتا، وہ دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں سائل کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، قربانی کا وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ قربانی کرنا واجب ہے، اگر سائل نے عید کے تینوں دنوں میں قربانی نہیں کی تو اب اس پر درمیانے درجے کی ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (ماخذہ: رجسٹر نقل فتاویٰ دار العلوم کراچی ۱۰۲۳/۱)۔

في بدائع الصنائع:

وأما الذي يرجع إلى وقت التضحية فهو أنها لا تجوز قبل دخول الوقت؛ لأن الوقت كما هو شرط الوجوب فهو شرط جواز إقامة الواجب كوقت الصلاة، فلا يجوز لأحد أن يضحي قبل طلوع الفجر الثاني من اليوم الأول من أيام النحر، ويجوز بعد طلوعه سواء كان من أهل المصر أو من أهل القرى، غير أن للجواز في حق أهل المصر شرطاً زائداً وهو أن يكون بعد صلاة العيد، لا يجوز تقديمها عليه عندنا. (بدائع الصنائع، فصل في شرائط جواز إقامة الواجب في الأضحية) واللہ اعلم

احقر محمد سلمان سکھروی
محمد سلمان سکھروی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۷/محرم الحرام ۱۴۴۰ھ
۱۸/ستمبر ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف
عبدالرؤف سکھروی
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۷/محرم الحرام ۱۴۴۰ھ
۱۸/ستمبر ۲۰۱۸ء